بفضل خلاق زمین و آسمان در زمان سعادت توامان

من تصنیف الشیخ نیت رای ونبہالکر نبیرۂ راجہ راو رنبہا جیونت اول



تاریخ خاندان راجہ راو رنبہا جیونت بہادر نبہالکر

بشہر حیدرآباد فرخنده بنیاد محلہ دار الشفا

در مطبع حسن البین زیور طبع پذیرفت

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد ایزد غفار کہ عالم و عالمیان جسکے کوچہ مدح و ثناگوی مین حیران و سرگردان ہو صنایع بیچون کہ جسکے ذکر مین تمام موجودات مصروف و مشغول کیا انسان کیا حیوان قلم بسر سجود ہے کہ تمام عالم کا وہی ایک معبود ہے۔ اور صلوٰۃ و سلام اوس شاہ رسول سید پاک پہ کہ شان مین جسکے لولاک لما خلقت الافلاک آیا ہے اور تمام انبیا پر تاج افتخار پایا ہے۔ اور درود و منقبت آل و اطہار اور اصحاب کبار پر کہ جو معاون و مددگار دین متین ہین ــ اما بعد بہ ناظرین با تمکین و مشکین مورخان انصاف پسندان و مبصران حقیقت متین و صداقت آئین کے کیا جاتا ہے۔ کہ یہہ عاصی معاصی

ہیچمدان امیدوار فضل ایزد منان مسمی الیشونت راو بنالکر ابن راجہ جیون راو
بنیکٹہ باشی نبیرۂ راجہ راو رنبہا جیونت بہادر اولے فدوی محمد شاہ
پادشاہ غازی جب سے کہ عاصی سن شعور کو پہنچا ہمیشہ تحصیل و تکمیل
علوم و فنون آبائی وغیرہ کی اکثر کارگذاری دفاتر مختلف سرکار عالیہ میں
مصروف رہا اور ہمیشہ شایق و شاغل مطالعہ قانون اور تواریخ مختلفہ
بلاد و امصار رہا۔ پس ایک بار یہ خیال آیا (شعر [redacted])
مزا نہیں ہے خموشی میں جو بیان کیلئے زبان سخن کیلئے ہے سخن زبان کیلئے
و حسب خواہش بعض امرائے ذیشان و بفیض صحبت ارباب علم و کمال اپنا
یادگار تصور کرکے عازم تحریر تاریخ ہذا ہوا۔ اسلئے کہ بمطالعہ و معاینہ
اکثر تاریخ ـــ صراحت خاندان راجہ راو رنبہا جیونت بہادر بنالکر کے
نہیں ہو سکتی ہے اور اوسکے خواہشمندان و شایقین عاصی کو آگاہ
جانکر ہمیشہ مستفسر ہوا کرتے تھے۔ لہذا بکمال تصدیق و داخلہ تواریخ معتبر
تاریخ ہذا زیب رقم کرکے موسوم بہ تاریخ خاندان راجہ راو رنبہا جیونت بہادر
بنالکر کیا گیا۔ امید ناظرین تمکین سے یہہ ہے کہ احیانا اگر سہو و
خطا ملاحظ ہو تو بچشم عطا اصلاح اور عفو فرما دین اور مقبولیت سے

نظر سے دیکھیں (مصرعہ) گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔۔

واضح خاطر عاطر ہو کہ بندہ خاص باشندہ شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد

اور ملازم سرکار عالی دام دولتہ و زاد عظمتہ کا ہے تاریخ ۲۰ ماہ صفر المظفر

در عہد معدلت مہد میں بادشاہ خورشید خرگاہ فلک بارگاہ انجم سپاہ

جم جاہ عرش پایگاہ ظل اللہ عالم پناہ سلطنت دستگاہ دارا

دربان قیصر پاسبان فریدون فر سکندر در اعلیحضرت قوی شوکت

قدر قدرت مظفر الممالک فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ

نواب میر محبوب علیخان بہادر نظام سادس والی ریاست دکہن

ادام اللہ ایام دولتہ و عزتہ ما دام الزمن آمین ثم آمین

۳ - و بزمان عدل توامان آسمانجاہ فلک پایگاہ فخامت عظمت

دستگاہ - وزارت پناہ عالیجناب حضرت وزیر اعظم وشیر افخم -

نواب مستطاب قمر رکاب گردون قباب حاتم دوران نوشیروان

زمان محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک

اعظم الامرا امیر کبیر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی دام عظمتہ و رفعتہ

۴ - و آفتاب اوج کامگاری و گوہر عمان اختیاری یگانہ دولت آصفیہ

خلاصہ اراکین سلطنت نظامیہ حاتم دوران نواب محمد فضل الدین خان بہادر سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر وزیر مال سرکار عالی دام اقبالہ۔

۴۔ و دولت پناہ اقبال دستگاہ عمدۂ وزرائے ذیشان زبدۂ بلند برگزیدۂ اعیان دوران عالیجناب فیضمآب راجہ یان راجہ مہاراجہ راجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار مملکت آصفیہ نظامیہ وزیر افواج سرکار عالی دام اجلالہ و اقبالہ

۵۔ و گوہر بحر اجلال اختر سپہر اقبال سر حلقہ اعیان دولت آصفیہ و صدر نشین اعظم سلطنت نظامیہ برگزیدہ دوران فخر زمان نواب سلطان الملک جنگ صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر وزیر عدالت و امور عامہ سرکار عالی دام حشمتہ و رفعتہ و دولتہ۔

۶۔ و عالیجاہ رفعت و دولت دستگاہ اقبال پناہ ثریا رفعت کیوان رتبت خورشید علم بہرام حشم نواب شہاب جنگ مختار الدولہ افتخار الملک بہادر وزیر کوتوالی سرکار عالی دام اجلالہ و اقبالہ کے ہدیہ ناظرین باتمکین و شائقین کے کیا جاتا ہے وَالتَّوْفِيْقُ مِنَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى

ابیات

بیا ساقی خرمی ساز کن
دمادم رہے دور آغاز کن

طلب مطربان خوش آہنگ را
کہ ساز طنبور و مردنگ را

بہ بلبل بفرما غزل سر کند
کہ ہر گل ز گلزار از بر کند

بگو نغمہ ساز خوش آواز را
کہ لبساز دہر ساز دمساز را

ذکر مہاجی باجی نبالکر

ملک ہندوستان مین ایک مقام نبالہ ہے وہان بلچ بہائی بنس سورج
چہتری مرہٹے سکونت پذیر تہے منجملہ اونکے تقدیر آلہی سے ایک
بہائی کا انتقال ہوگیا اور اوسکی رانی حاملہ تہین بوجہہ اتفاقی قربا
بمقام سگناپور کے راجہ کے یہان مامن پائی بمقتضائے وقت مشیت
ایزدی چند روز کے عرصہ مین اوس رانی کو ایک فرزند مسمی مہاجی
باجی نبالکر متولد ہوا۔ اور وہ راجہ کے یہان پرورش پایا اور بفیض
تعلیم و تربیت جمیع فنون سپاہ گری مین مثل آبا و اجداد یکتا ہی
روزگار نکلا چنانچہ اوسکی جوانمردی و بہادری کا آوازہ سنکر اکثر سپاہی

وبہادر اطراف واکناف سے قریب ایکہزار کے جمع ہو کر شبانہ
روز تابع ہو گئے۔ اس اتفاق سے اکثر زمینداران وغیرہ خوفناک
رہا کرتے تھے۔ خبر ہے کہ رمبہاجی باجی بنالکر عہد مین ۔
فردوس ارام گاہ حضرت محمد شاہ بادشاہ غازی کے سبب معاملہ
تعلقات سرکاری چند ے نگرانی مین امیرالامرا سید حسین علیخان بہادر
کے تھے کوئی صورت جلد تصفیہ کی نظر نہین آتی تھی اتفاقاً ایام
عشرہ محرم مین جو امام باڑہ بہادر معز کا قریب تہا تعزیہ داری کی
آواز سنکر بصدق دلی و اعتقاد بارگاہ جناب باریمین دست بدعا ہوئے
کہ بطفیل امام حسین علیہ السلام اگر اس ایام محرم مین میرا تصفیہ جلد
ہوجائے تو مین بھی ہر سال تعزیہ داری امام علیہ السلام کیا کرونگا
اور نسلاً بعد نسل اولاد مین میرے جاری رہیگی آخر بلا سعی احدے
دوسرے روز امیرالامرا متصدیان دفتر شاہی سے دریافت فرمایا
کہ فلان شخص کا فیصلہ ابھی تک کیون نہین ہوا ہے جلد تر حاضر کرین
چنانچہ بمجرد حضوری تصفیہ فہمایش کے ساتھہ اور بسرفرازی
خلعت دستبراید مدا برج وا عزازہ کو روانہ فرمایا۔ اوسی ایام

عشرۂ حسین تعزیہ داری کی بنا موافق منّت کے دار الخلافت شاہجہان آباد
مین شروع فرمایا اور ہرسال بدستور تعزیہ داری مین مشغول رہا کئے
اگرچہ یہہ واقعہ تاریخ گلزار آصفیہ صفحہ (۲۵۱) مین بنسبت سلطان جی
نبالکر جو راجہ راو رنبھا جیونت بہادر نبالکر کے چچیرے دادا ہوتے ہین
مذکور ہے یہان صاحب تاریخ گلزار آصفیہ کو دہوکہ ہوا ہے کہ سلطان جی کو
پدر ذیشان راجہ راو رنبھا جیونت تحریر کرتے ہین اور یہہ واقعہ
رنبھا جی باجی کے نسبت ہوا ہے اور تحقیق و معتبر بھی یہی ہے۔ البتہ
سلطان جی بھی دلیری و بہادری مین یکتائے روزگار اور مورد
عنایات پادشاہی تہے۔ مگر رنبھا جی باجی راجہ راو رنبھا جیونت بہادر کے
جد اعلے ہوتے ہین ابتداءً یہہ خطاب بہادری کا بعہد فردوس آرامگاہ
حضرت محمد شاہ پادشاہ غازی کے پائے ہین۔ اور بنا تعزیہ داری
ہمارے خاندان مین رنبھا جی باجی کے عہد سے جاری ہے
اور لعطائے خطاب۔ و علم نقارہ۔ و ماہی مراتب۔ و نوبت۔ و گہڑیال
و فیل نشان۔ و منصب ہفت ہزاری۔ و دہ ہزار سوار۔ و جاگیر یاد للّک
روپیہ سے سرفراز و بہ زمرۂ منصبداران پادشاہی تہے انکے کریم النفسی

دنہیک نہادی کا شہرہ ہند و دکھن مین مشہور و معروف ہے۔

ذکر راجہ جانوجی جسونت نہالکر

بعد انتقال رنبھاجی باجی۔ اونکے خلف الصدق راجہ جانوجی جسونت نہالکر بدستور قدیم بہ سرفرازی جاگیرات موروثی و منصب ہفت ہزاری مع ہفت ہزار سوار۔ و علم نقارہ وغیرہ کے سرفراز ہو کر زمرہ منصبداران بادشاہی مین تھے جب حضرت مغفرت مآب نواب آصف جاہ بہادر نور اللہ مرقدہ بہ ہنگام عزم تسخیر ملک دکن۔

راجہ جانوجی جسونت بہادر کو دس ہزار سوار کے ساتھہ اپنا رفیق خاص مقرر کر کر حسب الحکم و حسب اجازت بادشاہ غازی کے ہمراہ اپنے دکھن مین لائے۔ اور راجہ ممدوح سے ہر ایک معرکہ و موقع پر کارہای نمایان ظہور مین آتے تھے۔ اور کئے تقریب عیدین وغیرہ مین حضرت مغفرت مآب آصف جاہ کے خلوت مبارک مین آداب گاہ پر سے مجرا فرماتے حضرت مغفرت مآب سرو قد مسند مبارک پر استادہ ہو کر مجرا لیا کرتے تھے

اور فی الحال بیٹھنے کا حکم فرماتے تھے۔ جسوقت راو پنڈت پر دہان کے ساتھہ مقابلہ جنگ وقوع مین آیا تہا جب حضرت ممدوح راجہ موصوف کے ساتھہ مع سرداران دیگر فوج قاہرہ سرکاری دیگر واسطے مقابلہ جنگ مذکور کے روانہ فرمائے۔ راجہ موصوف نے ساتھہ بہادری اور حسن تدبیر اور خیرخواہی کے بلا کشت و خون اسقدر آسانی کے ساتھہ تصفیہ فرمائے کہ موجب خوشنودی حضرت مغفرت ماب کا ہوا۔

ذکر راجہ انند راو نمبالکر

بعد انتقال راجہ جانوجی راو جسونت نبالکر کے اونکے خلف الصدق راجہ انند راو نمبالکر بدستور سرفراز جاگیر و منصب ہفت ہزاری و پنج ہزار سوار مع علم و نقارہ و ماہی مراتب و پالکی و جہالردار کے سرفراز ہوکر متعینہ سرکار آصفیہ دام دولتہ کے ہوئے راجہ انند راو نمبالکر نے حال کرملہ جاگیر

دکوٹہ تحریمینا داورنگ آباد مین جو خاص تیاری راجہ جانوجی برادر جیونت بہادر کا
قریب تیاری دو لاکھ روپیہ کے موجود تھا مع راجہ راو رنبہا جیونت بہادر لشکر
مقیم تھے بوقت کارزار و مہمات یا عیدین مین حاضر حضور آصفجاہ ثانی ہوا کرتے تھے اور بر
اکثر حسب الحکم شاہی ہمراہ اعظم الامرا کے جنگ مالوا وغیرہ مین مصروف . وبعد فتح یابی کے
اپنے جا مقیم ہا کرتے تھے جسکی صراحت تاریخ ماثر الامرا مین کو ہے - اور اونکے فرزند راجہ اوبہا
جیونت بہادر لشکر محال کرہا مین تولد ہوئے - بیس حسب خواہش مغفرت مآب میر نظام علیخان آصفجاہ
ثانی کو محال کرمانے حیدر آباد فرخندہ بنیاد مین اندرون دروازہ چادر گہاٹ کے
مکانات شاہی و زمین فی الاجا ہی سرکار عالی سی واسطے سکونت مدامی کے
عطا و برقرار ہوئے جہان انہون نے مدامی سکونت اختیار کی خیر سے کہ ایام
صاحبزادگی مین نواب سکندر جاہ بہادر کو اونکی اعزاز و اکرام اور بر وقت حضور ملی نکر
بر قدر تعظیم و تقدیم جو مدام اونکے متعلقین و الستکون سے ہوتی تھی فکر و خیال مضر خاطر
ہوا کہ اونکی تدبیر کیا کی جائے - اور کیا تنگ محدود و محصور کیا جاوے -
با استماع حقیقت ہذا حضرت تخشی بیگم صاحبہ قبلہ والدہ ماجدہ حضرت سکندر جاہ
بہادر کے زمانہ مین راجہ اونہبا جیونت بہادر تو کہ بالکل صغر سن سے تھے طلب
فرمانے بحضور سی بلا لحاظ زمانہ مین طلب فرما کر بعد ملاحظہ

راجہ راؤ رنبہا حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ نخطاب فرزندی و دعا سرفراز و ممتاز فرمائے (کہ آؤ بیٹا جیتے رہو) فوراً حکم دسترخوان چننے کا ہوا۔ دسترخوان پر سے قدرے نان اونکو بھی مرحمت فرمائے وہ نان لیکر باادب وتعظیم وتکریم کے ساتھہ راجہ راؤ رنبہا اپنے سر پر رکہہ لے کر راجہ صاحب نے عطیہ مبارک کا بہت کچہ شکریہ ادا کئے۔ اور اوس نعمت عظمیٰ کو اپنے پاس رکہہ لیئے یہہ خبر راجہ اندرراؤ کو معلوم ہوئی اور بہت کچہ انقلاب زمانہ پر حیرت فرمانے لگے۔ اور بعد چند سال کے عالم پیری مین دنیائے فانی سے عازم بقا ہوئے۔

ذکر باجی راؤ المخاطب راجہ راؤ رنبہا بہادر جیونت لال

بعد انتقال راجہ اندرراؤ کے راجہ راؤ رنبہا جیونت نہالاکر عفران مآب میر نظام علیخان بہادر کے عہد مین نخطاب جیونت بہادر سے منصب ہفت ہزاری وچہار ہزار سوار مع جاگیر در ذات

مامور و سرفراز ہوئے اور ہمیشہ حضرت غفران مآب نواب
نظام علیخان بہادر کے مورد قدر منزلت رہے
خبر ہے کہ اوسی اثنا مین حضرت ممدوح کو سفر جنگ کھرڑلہ
در پیش ہوا - اور فوج مرہٹہ راونپڈت پردہان کے بالکل
مقابلہ پر حضرت ممدوح کے تیار و مہیا ہو گئی تھی راجہ راونبہا
جیونت بہادر بھی ہمراہ حضرت ممدوح معہ جمعیت پیادہ و سوار دون کے
موجود تھے اور جنگ مذکور متصل میدان قلعہ کھرڑلہ کے قرار
پایا تھا پس جمعیت سرکار عالی مین بالکل تزلزل ہو رہا تھا -
کہ اوس اثنا مین راجہ راونبہا جیونت بہادر معہ جمعیت اپنی
ذات سے شمشیر بکف ہو کے دم لافتح کا بہرتے ہوئے گہوڑا
بہادری و دلاوری کا میدان رزم گاہ مین مقابلہ فوج قاہرہ کے
ڈالکر اوسوقت مرہٹون کو شکست دیکر فتح یابی حاصل کیے جب سواری
مبارک دروازہ قلعہ پر پہنچی تو بسبب درازی شب کے کہ دروازہ قلعہ بند
ہوگیا تھا مگر قلعہ دار نے روشنی سے مہتاب کی سواری مبارک کو
معاینہ کر کر فورًا دروازہ کہولدیا سواری مبارک داخل قلعہ مذکور کے

ہو کر حضرت ممدوح بہ آرام مقام فرمائے جب بالکل باہم صلح ہو گئے تب
عزم طرف حیدرآباد کے فرمائے۔ (قطعہ)۔

تو عرصہ رزم گاہ مین وہ شہسوار ہے	شہرہ ہوا ہے جسکے سر دہی کے دیار کا
چرچا نیا ہے تیرے شجاعت کا ہر طرف	قصہ ہے کہنہ رستم و اسفندیار کا
کیونکر نہ سر بلند شجاعون میں تو رہے	بخشا خدا نے تاج تجھے افتخار کا

بعد انتقال حضرت غفران مآب میر نظام علیخان آصفجاہ ثانی نور اللہ مرقدہ کے
عہد مین حضرت مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر آصفجاہ ثالث کے راجہ راو رمبھا
جیونت بہادر راو سے عزت و مراتب سے اپنے اوقات بسر فرماتے تھے
چندے بہ سبب درپیشی امورات سرکار سے عہد دیوانی میر عالم مین
کرملہ وغیرہ جو انکی جاگیر ہین۔ وہان مقیم تھے۔ وہان سے حسب الحکم حضور
پر نور وارد بلدہ ہوئے۔ آخر عہد حضرت ممدوح ۱۲۳۵ھ آئین واسطے
درستی امورات اپنے دولت خانہ قدیم مین حضور پر نور کے تشریف
رکھتے تھے۔ حضرت ممدوح الشان نے ازراہ قدردانی قدما نوازی میر سیاد الملک بہادر
و راجہ چندو لعل مہاراجہ بہادر کو تقید بلیغ فرمائے کہ بہت جلد
انکے مقدمات کو انتظام دیکر خوش کرکے راجہ موصوف بخاطر جمعی کلی۔

اپنے گھر تشریف لیجاوین اور بےفکر رہین۔ تبس تا تصفیہ مقدمات
مذکور کے حضرت ممدوح ہر روز واسطے رسوی خاص راجہ موصوف کے
یکہزار روپیہ بسیل محل مبارک کے مرحمت فرماتے تھے اور فواکہ
وشیرینی وغیرہ بطور خود ملاحظہ فرماکر بتوسل ہنودان عنایت فرمایا
کرتے تھے۔ بعد از چند روز کے منیرالملک بہادر ریجنٹ ہوکر باطلاع
حضور پرنور کے اپنے گھر لیجاکر انتظام امورات متعلقہ دیگر راجہ
موصوف کو روانہ فرمائے اوس زمانہ مین حضرت بندگان عالی
غفران منزل ناصرالدولہ بہادر نوراللہ مرقدہ نے متواتر در باب
دافع قرضہ وسرفرازی سواران وپیادگان ودرستی جاگیر کے کہ
بسبب منتقل ہونے محال کربہ جاگیر راجہ موصوف بمعاوضہ محالات
دیگر جو شریک سرکار عظمت مدار ہوئے تھے۔ جس سے اونکو کچھ
عذر باقی تھا۔ حضور عالی وقار نے ازراہ قدر ما پروری وبنیہ نوابکی
ودرستی امورات مذکور فرماکر لکھا دیئے خزانہ عامرہ سے مرحمت
اور پرگنات بہوم وغیرہ سے سرفراز فرمائے۔ اور بہ ہنگام
ملاقات راجہ راو رنبہا جیونت بہادر کے حضرت غفران منزل

ناصر الدولہ بہادر بھی بدستور قدیم مجرا لیا کرتے تھے - اور اکثر حضرت
بہادر نیکی راجہ موصوف کی خود حضرت تعریف فرمایا کرتے تھے -
پس راجہ جیونت بہادر نہالکر ہر سال بدستور قدیم ایام عشرہ محرم
عاشور خانہ مع تعزیہ بڑے تکلف سے استادہ فرماکر ہر روز
بہ صرف یکہزار روپیہ طعام غربائے اور مسکینوں کو تقسیم فرمایا کرتے تھے
اور روشنی بھی اوسی مقررہ مبلغ مین بڑے تکلف سے ہوا کرتی تھی
چنانچہ اکثر اشخاص خود ملاحظ فرمائے ہوئے اثبات موجود ہین -
ملایہ مولف گلزار آصفیہ خود رقمطراز ہے - کہ عاصی نے بچشم خود دیکھا ہے
کہ روشنی چراغان تختہ بندی اور اوپر اوسکے چادر سرخ کیا یوہین
صحن دیوانخانہ کے براق - وشرزہ - وشیدرعنہ مختلف صورت سبز بیج
وہان اور گیہون کے نہایت عمدہ سلیقے سے بوئے جاتے تھے -
اور اکثر تماشائیان بحیرت ملاحظہ کرتے تھے - اور بدر ردسے بقدر
تیل بہا کرتا تھا کہ اکثر غربا لیجا کر اپنے بسر اوقات کیا کرتی تھے اور
تعزیہ نہایت بزرگ مثل ابرق وطلائی قابل دید تیار ہوا کرتا تھا پس
بعد فاتحہ جلسہ برخاست ہی شروع ہو کر سال آئندہ استادہ ہوا کرتا تھا -

خبر ہے کہ ہرسال بارہ ہزار روپیہ عاشور خانہ وغیرہ مین صرف ہوا کرتے تھے برا این ہم راجہ جیونت بہادر کو شمشیر کا نہایت شوق تہا۔ اکثر شمشیر پروردہ بھی تھے اور بوقت سہ پہر اپنے روبرو سر پر ہاتھ پہیرے ہوئے کوشت کہلوایا کرتے تہے۔ اور بوقت دربار صبح صحن مین دیوانخانہ کے ملاحظ فرماتے تھے۔ خبر ہے کہ ایک روز راجہ موصوف دربار مین حضرت غفران منزل کے تشریف رکھتے تہے کہ سرکاری ایک بہینسہ بدست خلوت مبارک مین چہوٹ گیا تہا حضرت ممدوح راجہ موصوف کے جانب اشارہ سے تبسم فرمائے پھر ملاحظ طرف بہینسہ کے متوجہ ہوکر ایک تلوار ایسا لگائے کہ سر کے بل دو ٹکڑے ہوکر تصدق ہوگیا۔ راجہ موصوف بڑے سپاہ پرور شرفہ نواز نجیب شناس کشادہ ہمت و بہادر منش بجمیع صفات ہائے سرداری کے موصوف اور اکثر سپاہی بدولت انکے جمعدار و فواید للکہا روپیے سے متمول ہوئے ہین۔ اور اکثر اسوقت تک انکے آل اولاد سے جاگیردار ریاست سرکار عالی مین بخطاب جنگ الدولہ کے سرفراز و امرا موجود ہین۔

چند اسماء بہادران کیونکے حسب تفصیل ذیل مندرج ہذا ہیں —

سید قنبر صما	حیدر علیخان جانوزائی ما ء	ذکریا خان مندوزائی صما ء
دوراور خان مندوزائی صما ء	ششتا مشخان جانوزائی الـــ لا ء	کرم خان بہن زئی الـــ صما ء
سعادت خان ورپارائی صما ء	مہتاب خان قلوزائی صما ء	محمد قاسم خان سلیمان زائی صما ء
سردار خان حسین زائی ما ء	رنبار خان سلیمان زائی لما ء	دوا خان بناشاہ مندوزائی صما ء
خاصان خان مشائخ ما ء	منجلے میاں ما ء	سید جعفر ما ء
صاحب خان سلیمان زائی ما ء	مہتاب خان عطوزائی صما ء	سپاہدار خان سلیمان زائی ما ء
رستم شاہ میاں مشائخ ما ء	جعفر خان کاکڑ لما ء	کریم الدین منصبدار صما ء

رحیم الدین	ابراہیم علی	رکن الدین	داراب خان حسینی ای
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
علیخان	چاند خان	میر روشن علیخان	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اور راجہ موصوف نے اپنے حیات مین بعض فرزندونکو اپنے چند دیہات ہیٹیلگی وغیرہ رسوم بطور میوہ خوری بذریعہ نوشتہ سند مہری دستخطی آپنے عطا فرمایا ہے چنانچہ ازانجملہ بدر نوشیان براقم تاریخ ہذا کو بھی ایک سند مورخہ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ آمین بنسبت عطیئہ ہیٹیلگی موضع کہڑکی تعلقہ کرملہ و سیٹھی پن قصبہ کرجت پرگنہ کہڑے کے عطا فرمایا تہا - اور راجہ موصوف بہنگام خشک سالی بسبب کثرت قرضہ عوض کے حضرت غفران منزل کی خدمت مین مضمون کی عرضداشت پیش کئے تھے کہ چہار لاکہ پچاس ہزار روپیہ بطور قرضہ سرفراز ہوے -
اور ادائی قرضہ مذکور برگشا بہوم جاگیر سرکار مین امانت رہی حضرت ممدوح قبول فرماکر بنظر پرورشی چندنے زنگ راو کو حکم فرمائے کہ اسم نویسیان فرزندان وابستگان راجہ جیونت بہادر کی مرتب کر کیے

پیش کریں چنانچہ بموجب قرارداد ماہوار دست خطی حضور پرنور سرکار عالی
خزانہ عامرہ سے ماہوارین حسب تفصیل ذیل سنہ ۱۲۴۲ ف سے سرفراز
و مرحمت ہونا شروع ہوگئے۔ نقل اسم نویسی حسب تفصیل ذیل مرقوم ہے

راجہ ارجن بہادر	بلہیم راو	انبیکٹ راو	دولت راو
الـ عہ	صما عہ	سما عہ	ما؍ عہ
جیون راو	ترنبک راو	جیونت راو	وٹھل راو
ما؍ عہ	ما؍ عہ	ما؍ عہ	ما؍ عہ
رضا علیخان	حسین علیخان	جعفر علیخان	بہادر علیخان
ما عہ	ما عہ	ما عہ	ما عہ
ببر علیخان	دلاور علیخان	زورآور علیخان	
ما عہ	ما عہ	ما عہ	

پس ارجن بہادر بحکمت عملی چوبیس ہزار روپیہ سالانہ قسط
سرکار سے مقرر کرکے پرگنات بوم سرکار سے واپس لیکر بعد
انتقال راجہ راو رنبھا جیونت اولی کے راجہ ارجن بہادر بھی
بموجب قرارداد ماہوار سرکار عالی سے تمام برادری کو ماہوار

دیا کرتے تھے۔ اور ماہوارات نواب صفدر الدولہ بہادر و نواب
رستم الدولہ بہادر مرحوم مغفور کو بھی پانسو پانسو روپیہ سنہ ۱۲۵۹ ہجری
بطور خانگی مقرر فرمائے تھے۔ سن شریف راجہ جیو نت کا
یکسو چار تک کے پہونچا تہا کہ بعارضہ فالج دار فانی سے سنہ ۱۲۶۰ ہجری
راہی دار البقا ہوئے۔
راجہ صاحب موصوف کے عمارت بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں
واقع اندرون دروازہ چادر گہاٹ سوائے مکانات عطیہ
سرکار عالی ۔ چاند محل ۔ و مبارک محل ۔ و بستی محل ۔ و نیلم محل
و دو دیوانخانہ درباری و دو عاشور خانہ ۔ و نقار خانہ ۔
اور کوہ شریف پر ایک مکان اور دو بر آمد گاہ ہین۔
اور مقام بالاجی مہاراج کو ایک مکان کلان مع ہاتی پادلی
مثل کنٹہ کے ہے۔
اور جاگیر کرملہ مین یک قلعہ مع عمارات بنام سرکار دولتمدار راجہ راجان جی
جسونت اندرشہر و بہ مقام مذکور کے ایک دیول دیوہی کے مع
چہار برج مثل چار مینار کے مع سرا و باؤلی کلان تخمیناً

پچیس لاکھ روپیہ کے تیاری کی موجود ہے کہ بسبب ملک محفوظ
بالفعل تعلقہ کرمالہ مع محالات مذکور سرکار عظمت مدار کے
علاقہ مین ہی۔

اور بمقام نارنج مساجد اور دیول اور ایک گڑہی کلان قریب
تیاری بتیس لاکھ روپیہ کے موجود ہے۔

اور بمقام تعلقہ بہوم جاگیر ایک مکان کلان بنام سرنوبت دار ہے
چوبرجہ مثل گڑہی اور بائین چوبرجہ کے ایک محل مع دیوانخانہ بنا
بحال حضرت جناب رانی کشنا بائیصاحبہ زوجہ راجہ راوربہا بائی
علاقہ مین موجود ہے۔ سوائے اسکے اور مختلف مقامات پر
چھوٹی بڑی عمارات موجود ہین مگر بسبب طوالت عبارت کے
صرف چند حوالہ مقامات مذکورة الصدر کے مرقوم ہوئے۔

ذکر فرزندان راجہ راؤ رنبہا جیونت بہادر

ذکر نبیرہ مہاراجہ ارجن بہادر نبہالکر۔

فرزند اول راجہ راؤ رنبہا اولی

راجہ کمانڈرے راؤ ارجن بہادر بسبب کم توجہی جیونت بہادر کے
مقام کرملہ جاگیر میں بلا اطلاع مقیم تھے۔ جیونت بہادر کو
ناگوار گذرنے کے سبب سے سرکار حضرت مغفرت منزل کے
خدمت میں عرض کروائے کہ سرارجن کا منگادیا جائے۔
اگرچہ کہ فوج سرکاری معہ نواب کے گئے تھے بعد از جنگ کے
واپس پہر آئے۔ پس جیونت بہادر نے عرض کروائے کہ بذریعہ
سرکار عظمت مدار کے اسکی یادداشت ہونا مناسب ہے پس بسبب
تحریر سرکار عالی کے کچھ فوج علاقہ انگریزی مقام کرملہ میں جمع
ہوگئی تھی۔ ملکا ایک دو روز مقابلہ رہا ارجن بہادر بمقتضائے
وقت راہ گرانے کا سعی کرنے تیار ہوئے کہ جو انکی خاص تمنا و دلی تھی

بعد عرصہ چند بہ سفارش منیر الملک و راجہ چندو لعل مہاراجہ بہادر و حسب الحکم سرکار عالی کے وارد بلدہ ہوئے عہد میمنت حضرت غفران منزل کے ۱۲۸۴ھ مین بہ سرفرازی سواران و پیادگان و جاگیر بہوم وغیرہ و منصب عمدہ و خطاب کے سرفراز ہو کر مورد عنایات بیغایات بادشاہی ہوئے۔ اور بعد انتقال جیونت بہادر بدستور قدیم حضور اقدس کی تابعداری و جان نثاری مین حاضر و سرگرم رہا کرتے تھے۔

حیات مین راجہ ارجن بہادر کے تمام فرزندان راجہ موصوف معہ صفدر الدولہ و رستم الدولہ بہادر بسبب بروقت برابر پہونچنے ماہوارات بذریعہ ارجن بہادر کے حضرت غفران منزل نور اللہ مرقدہ سے متنفر ہوئے تھے حضرت ممدوح الشان راجہ بالمکند کو وہ ماہے کا تعلقہ بہوم ضبط کر کے بند و بست معاش فرزندان راجہ رناؤ جیونت بہادر کا کیا جاوے بمجرد استماع اس کیفیت کی راجہ ارجن بہادر اپنے فرزند یعنے راجہ راو رنبہا تانی کو روانہ فرمایا۔ اور تمام برادری کو نصیحتیں تمام طلب فرما کر بالمشافہ اپنے

دستا ویزات نسبت رقم بقیہ ماہوار کے مہر ہی و دستخطی ۲۶۸ تسلیم ایرا
ہر ایک شخص کو دیکر با طمینان کلی بطور حصہ موروثی انعام التمغائی
جاگیر پرگنات بہوم سے حسب مضمون سند پرگنہ بہوم سرکار نبیندہ
مضاف صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد عطیہ ابوالمظفر جلال الدین
شاہ عالم بادشاہ غازی کے جو مذکور ہے کہ یہہ معاش
انعامی التمغائی محصولی - ۱۵ ہزار روپیہ کے بنام راجہ راو رمبھا
جیونت بہادر کے جاری اور نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن
فرزندان راجہ موصوف کو مرحمت ہوا ہے چنانچہ حسب
تاکید و اکید مکرر سرکار عالی کے چندے ماہ بماہ ماہوارات مذکور
پہونچا یا کرتے تھے - مگر ہنگام ملک مفوضہ تعلقہ تمام پرگنات بہوم
سوائے قصبہ شامل ملک مفوضہ ہوکر علاقہ مین سرکار عظمت مدار
کے ضبط ہوئے تھے - بعد تصفیہ تمام دیہات سرکار عالی مین
واپس ہوکر سوائے بیس دیہات منجملہ پرگنات بہوم -
بنام راجہ ارجن بہادر کے بحال ہوئے - مگر بعد ازین بسبب
تساہل و تکاہل نسبت ماہوار مذکور کے یہہ تمام برادری

حضور پر نور حضرت غفران منزل نور اللہ مرقدہ کے پیشگاہ میں درخواست اس مضمون کی پیش کی کہ بدستور قدیم پرگنات بہوم سے راجہ ارجن بہادر سرفراز و بحال ہوئے ہیں مگر باوصف فہمایش و اقرار با مجات و تاکید سرکار عالی کے نسبت ماہوار مذکور پہر روز اول بیس دیہات جو منجملہ محالات پرگنات بہوم سے جو صرف خیال پرورشی فرزندان راجہ جیونت بہادر کے سرکار عالی میں بطور امانت تفویض تھی حسب الحکم دستخطی حضرت غفران منزل نور اللہ مرقدہ کے فی الفور خزانہ عامرہ سے معاوضہ دیہات مذکور تمام برادری سے نام ماہوارات مقرر ہو گئے۔

مخفی مباد کہ اسی اثنا میں ابتدا سے مسمی گوبند راؤ از قوم برہمن راجہ ارجن بہادر کے بڑے معاون و مددگار تھے بعد واپسی و سرافرازی تعلقات کے راجہ معزنے فرزندان گوبند راؤ کو بوا عدہ ملازمی حسب تفصیل ذیل اپنے ارکان دولت یعنی داجن راؤ معتمد جاگیرات و لیاجی پنڈت معتمد خانگی اور

نارو پنڈت کو دیوان معتمد پیشی خاص مقرر و مامور فرمائے تھے
چنانچہ حسب سلسلہ منشی بلونت راو برادر زادہ نارو پنڈت سنہ ۱۲۵۰ھ تک
مامور و سرگرم خدمات جدی کے تھے مگر بسبب انقلاب زمانہ
کے خانہ نشین و امیدوار فضل و کرم موجود و مشکور
ہین۔

کیفیت پرگنات بہوم

پرگنہ بہوم مین (۶۸) دیہات ہین جسمین (۴) دیہات

چہملی — مانگلیر — کولے گاؤن — نلی

بنام جاگیر بنام اورون کے حسب سند محمد شاہ غازی بحال ہین۔ اور محاصل سوم
مشرح بالا کا بموجب سند مذکور کسان ذیل پر حسب حصص مشرح منقسم ہے۔
نصف بنام نارائین باجی راو و نصف مین راجہ راو اور مہیپا و نرسنگ
دون راو برادر ہی نارائین او باجی راو مین۔ باقی (۶۴) دیہات و مین
(۲۰) دیہات حسب تفصیل مندرجہ ذیل شراکت تعلقہ زیندہ
بمعاوضہ تنخواہ فرزندان راجہ جیونت بہادر کے ہین

باقی (۴۴) دیہات جسمین ایکدیہ بیچراغ ہی (۳۴) دیہات اسمین
(۴۰) محاصلی بابتہ سنہ ۱۲۹۱ھ لغو ظہر لادعوی ۱۲۸۰ھ حضرت جناب رانی کشا بائی صاحبہ
زوجہ راجہ راو رنبھاجیونت ثانی کے علاقہ مین بحال ہین اور (۱۳)
دیہات محاصلی بابتہ سنہ ۱۱۶۲ھ لغایت ۱۱۹۸ھ راجہ کھانڈے راو بہادر
ولد راجہ انند راو متوفی کے علاقہ مین موجود ہین مگر فی الحال
بسبب صغرسنی وناسن شعور ولیاقت علمی سنہ ۱۳۰۴ھ سے تاتحریر تاریخ ہذا
نگرانی مین کورٹ آف وارڈس سرکار عالی کے ہوئے ہین

تفصیل اسمائین دیہات

محاصلی کمال اکار ملک عنبری سنہ ۰۰۰ جو شریک تعلقہ پرینڈہ
بمعاوضہ تنخواہ مذکور تا بعد رسد کے تفویض سرکار عالی ہین

طرف پاتروڑ

موضع تنترج	موضع کرل گاؤن	موضع انتر ولی	موضع داندگاون
موضع ایڑے	موضع بیبیری	موضع اندہوری	وانگی خورد

موضع اشٹا | موضع دلونگر | موضع گولڑگاؤن | موضع جھجیا
موضع امبی

طرف والوڑ

موضع ساکت | موضع انترگاؤن | موضع کانڈی
دانگی بزرگ | موضع سیکاپور | موضع پہانڈگاؤن
موضع اندھورا

کیفیت دیہات

حق رسوم زمینداری دیہات مذکور نصف بجانب ملہارراو ولد ناراین باجی راو و نصف بجانب راجہ راو رمبھا ورنگ ناتھہ جیون راو معہ برادری کے تاحال بحال ہے

ذکر راجہ انند راو نمبالکر

راجہ انند راو کو بہت کچھ جذبہ ہوا کرتا تھا ادھر اپنے ملک کے

طریقہ کو ناپسند فرماتے تھے راجہ جیونت بہادر خلاف ورزیان اونکے خود ملاحظ فرما کر ایسی سزا فرمائے کہ اوسمین وہ اپنے پدر کے روبرو انتقال فرمائے۔

ذکر راجہ دولت راو نبہالکر

راجہ دولت راو نبہالکر نے عمر عزیز اپنی اکثر شوق شکار وغیرہ مین بسر فرمایا ہے۔

ذکر راجہ جیون راو نبہالکر

راجہ جیون راو نبہالکر کو اکثر شوق تفنگ زنی و نیزہ بازی و شمشیر زنی وغیرہ کا رہا کرتا تھا اور سپاہ گری و شاہسواری مین مانند پدر کے بہت کچھ لیاقت و تجربہ حاصل فرمائے تھے پس راجہ جیونت بہادر کے بہت مرغوب الطبع بھی تھے۔ اور اکثر مرتبہ بحین حیات جیونت بہادر کے متعدد مقام پر جنگ بھی فرمائے ہین۔ اور اکثر متعلقہ بہوم مین بمقابلہ باغیون کے جیونت بہادر

انہین کو وہان کے جنگ پر روانہ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ ایک عالم
خبر ہے۔ کہ اسوقت راجہ جیونت بہادر کا سن قریب (۸۰) برس کے
ہوگیا تھا بعارضہ لقوہ فالج کے مجبور بجائے خود ہوگئے تھے
اوسوقت چند افغان ور اجپوت وغیرہ دسہرہ کے روز ہنگامہ
ناجائز بغرض طلب تنخواہ کرکے توجانگ دیوی کی روک دی تہی
چنانچہ اوسوقت چند فرزندان راجہ موصوف کے قریب
مثل راجہ ارجن بہادر وراجہ دولت راو وراجہ جیون راو
ونواب صفدر الدولہ بہادر ونواب رستم الدولہ بہادر
بذاتہ حاضر تھے۔ مگر راجہ موصوف اول راجہ جیون راو کی
طرف ملاحظہ فرماکر آنکھہ کا اشارہ کئے مجرد اشارہ کے
اسقدر جنگ ہوا کہ اہل شہر کو پرانی حویلی مبارک کے قریب تک
دم نہ لینے دے آخرکار حضرت غفران منزل کچھہ کیفیت سنکر
کچھہ جمعیت واسطے کمک راجہ موصوف کے روانہ فرمائی
اور بعد تصفیہ کے سرکاری جمعیت واپس ہوگئی اور راجہ
جیون راو ۱۲۹۲ سنہ آمین عالم فانی سے عازم بقا ہوئے

ذکر نواب صفدر الدولہ بہادر

نواب صفدر الدولہ بہادر ۱۲۶۹ھ مین خدمت نواب رستم الدولہ بہادر مغفور کے ضلع داری پر ملکاٹر و نار این کہیڑ وغیرہ کے واسطے بندوبست و انتظام و تنبیہ رہلگان و مفسدان و باغیون کے سرکار عالی سے مامور ہوکر بعد یادداشت کے امورات سرکار کو ساتھہ حسن و تدبیر کے انتظام و بندوبست فرمائے کہ موجب خوشنودی سرکار عالی کا ہوا۔ مگر بسبب انقلاب زمانہ کے تمام غدر ملک ہندوستان بہشت نشان بنظر خیال بہادری و شرالت خلاف منشاء سرکار عظمتمدار کے ۱۲۷۳ھ مین سرکار عالی نے دبلوا کر خانہ نشینی کا حکم محکم صادر فرمائے بہادر موصوف کا سن شریف (۹۵) سال کا ہوا تھا کہ بمشیت ایزدی ۱۲۸۰ھ مین انتقال فرمائے۔

ذکر نواب رستم الدولہ بہادر

نواب رستم الدولہ بہادر بعطائے خطاب عہد مین حضرت غفران منزل کے سرفراز ہوئے ہین اور ۱۲۶۶ھ مین بخدمت ضلع داری سرکار عالی مامور ہوکر ضلع ملکہیر پر بمقابلہ روہیلگان و باغیونکے اسقدر بہادری و دلاوری کے ساتھ جنگ فرمائے کہ آخر کار بہ نمک حلالی و جان نثاری کے شہید ہوگئے۔

ذکر اسد اللہ خان بہادر

اسد اللہ خان بہادر سب فرزندوین راجہ جیونت بہادر کے شرے ملنسار و مسلمان صادق تھے اور مقام گہیون کہیل پر بمقابلہ باغیونکے بحین حیات راجہ موصوف کے جنگ بہی فرمائے ہین۔ اور اکثر معتقد فقرائے علی العزم کے بہی تھے

⁂

ذکر امام الدین خان بہادر

امام الدین خان بہادر بچپن حیات جیونت بہادر کے خوردسالی مین ہی انتقال فرمائے ہین —

ذکر بزرگان راجہ راو رنبہا جیونت اولی

ذکر باجی راو المخاطب راجہ راو رنبہا ثانی

باجی راو المخاطب راجہ راو رنبہا ثانی سنہ ۱۲۵۶ ہجری مین جنم لئے ہین اور بعد انتقال راجہ ارجن بہادر کے سرفرازی خطاب و محال جاگیر موہوم عہد مین مغفرت مکان حضرت افضل الدولہ بہادر نور اللہ مرقدہ والی دکہن سے سرفراز و کامیاب ہوئے ہین اور راجہ صاحب مذکور بڑے شجیع ورحم دل ہے اکثر اوقات انکو شوق سیر و سیاحت و سمع راگ کا رہا کرتا تہا چنانچہ بوقت دربار جوبلی ملکہ معظمہ قیصر ہند کے ہمراہ جرنیل خاندان آصفیہ سرکار عالی

عالیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی دام دولتہ و ملکہ تھے اور تاریخ ۸ صفر ۱۲۹۸ سنہ مین بقضائے الٰہی انتقال فرمائے ہین

قطعہ

بگو چرا کہ نگویم ترا امیر عظیم ۔ نظام داد بجد تو سروقد تعظیم
چنین دقار نشد بہیچ امیر ۔ کہ نام جد تو مشہور شد بہفت اقلیم

ذکر راجہ اننْدر او بہادر بہنہالکر

راجہ اننْدراو بہادر فرزند راجہ ارجن بہادر کے ۱۲۵۹ سنہ مین جنم لیئے ہین اور انکو فن سپاہ گری مین بہت کچہ دست رس تہا مگر بمشیت ایزدی ۱۲۹۹ سنہ مین بدست خود اپنے کو جان تحیق تسلیم فرمائے خداوند نیکنہ باشی کرے ۔

ذکر واحد علیخان

واحد علیخان فرزند رستم الدولہ بہادر یہ لیاقت علمی و

وجوہر ذاتی کے عہد سپہ سالار جنگ مختار الملک مدار المہام بہادر مرحوم مغفور وزمانہ مین صدر المہامی کے خدمت سررشتہ کوتوالی ضلع میدک سمت شمالی وجنوبی پرسرکار عالی مامور ہوئے تھے بارہا کار سرکار ہی بحسن تدبیر انجام دیتے رہے بسبب انقلاب زمانہ منعطل و خانہ نشینی اختیار فرمائے - نواب رستم الدولہ بہادر کے اولاد مین جناب ممدوح بڑے شجیع اور عالی ہمت دلیر نام برآوردہ ہوئے ہمیشہ کارزار کا شوق رہا کرتا تہا بذاتہٖ واقعی رستم تھے باوجود داماد کے عابد وزاہد بہی تھے اکثر پابندی شرعیت کا بھی خیال رکھا کرتے تھے ہر باب بشر کے کام مین سعی جمیلہ بذات خود فرماتے تھے خدا بخشنے ۱۳۱ مین بتقضائے الٰہی انتقال فرمائے -

مثنوی

وحید عصر محمد واحد علیخان	نہ بدہمتائے او در حلہ اخوان
کہ بابش رستم الدولہ بہادر	ازو بدیگر مانی ز القنا حز
خوش مثل نیاکان پاک گوہر	اصالت زاہدی فرخندہ چہرہ

ضمیمہ صفحہ (۱۳)

دربارہ عطیہ شاہی و نوازشات آصفجاہی حسب ذیل مرقوم ہے
کہ راجہ راو رنبہا جیونت اولی حضرت محمد شاہ بادشاہ غازی سے
سرافرازی منصب عمدہ مدارج اعلیٰ و جاگیرات صبغتی و ذاتی معہ الواع
ضروری از روئے اسناد شاہی کے سرافراز و بحال و از قدیم
متعینہ ناظم صوبہ دکہن تھے۔ بعد ازان مہاراجہ ارجن بہادر
وسنتدر سرافراز رہے پس راجہ راو رنبہا ثانی بعد سرافرازی
و واگذاشت تعلقہ ہوم جاگیر کے معہ کلہم اقتدارات مالی و ملکی
وحق رسوم و وجوہات سایر اخراجات بموجب سند معلی معہ دیگر
فرزندان و نبیرہ گان راجہ جیونت اولی کے مستثنےٰ سرافراز و
بحال تھے چنانچہ بدستور قدیم تاحال اس خاندان میں عمل و درآمد
وجوہات معافی حسب تفصیل ذیل سرکار عالی سے بحال و جاری

تصریح اسما حقوق رسوم و وجوہات سیاہ اخراجات

تنلغہ	محصولانہ	فصلانہ	داروغانہ
ضابطانہ	تہرانہ	شکار	بیگار
دہ یکی	مقدمی	صدوہی	قانون گی

پس ہنگام بندوبست و انتظام ملک سرکاری بخیال
اعزاز و اکرام و بلحاظ مدارج و مراتب اعلی کے مستثنے اقتدارات
نایبان جاگیرات راجہ راو رنبہا ثانی کو بموجب روبکار مدار المہام
سرکار عالی ثبتہ نشان ۳۰ فوجداری و نشان ۵۸۴ دیوانی مورخہ
۲۹ محرم و ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۸۷ موسومہ صدر المہام عدالت
حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے ہین

تصریح اقتدارات

نایب جاگیرہوم کو اقتدار رسوم تعلقدارئ مقدمات فوجداری یعنی
جرمانہ تین سو روپیہ اور قید ایک سال تک اور مقدمات

دیوانی مین اختیار سماعت دعوی ایلکزاریات کے حاصل ہین)
مقدمات اقتداری اپنے فیصل کرکے گوشوارہ اونکا واسطے
تصحیح کے اول تعلقدار ضلع کے پاس بہیجتے ہین اور مقدمات
خارج الاقتدار اپنے جو اقتداری اول تعلقدار کے ہون خود
دریافت کرکے واسطے تجویز اخیر کے تعلقدار کو محکمہ مین
سپرد کرین اور مقدمات زائد الاقتدار تعلقدار اول مین
بدون کسی دریافت کے متخاصمین کو تعلقدار کے پاس
رجوع کرین تعلقدار بعد دریافت و ترتیب مثل جسطرح
اپنے غیر اقتداری مقدمات کو صدر تعلقدار کے پاس بہیجتے
ہین۔ اونکو بھی صدر تعلقدار کے پاس روانہ کرینگے۔
اسطرح کے حصہ داران جاگیر بہوم کو اقتدارات حاصل نہ
تہیں ہنگام حضرت غفران منزل نور اللہ مرقدہ راہ مین
سواری مبارک حضرت ممدوح کے راجہ راو رنبہا جیونت
اولی مجرا و نذر گہوڑے و ہاتی نذر سے پیش کیا کرتے
تہے۔

اور حضرت ممدوح بھی از راہ قدردانی وخوشی وکشادہ پیشانی ہمہ زبان ہوکر مجرا و نذر قبول فرمایا کرتے تھے۔ اور بدستور قدیم راجہ موصوف کے جمعیت کی مثل بوقت خاص سواری مبارک روبروے نشان ہاتی حضرت ممدوح کے بخطاب بہادری ودلاوری واعزاز ومدارج ومراتب کے رہا کرتے تھے بعد ازان خدمت مذکور مہاراجہ ۔۔۔ بہادر کو سرکار سے سپرد ومرحمت ہوئے مہاراجہ صاحب بھی بگرم جوشی ودلاوری کے معہ جمعیت مامور کار سرکار رہے۔ مگر بسبب نیرنگی چرخ دوار وتہلکہ وملک مفوضہ وقرقی جمعیت جاگیر کے موقوف اور حضوری راجہ معزکے سواری مین بخط ۔۔۔ معاشی وقدما نوازی کے سرکار عالی سے معاف کئے گئے۔ پس محمد خان جمعدار بہ سفارش اصیل یا ماولارام کے سرکار سے خدمت مذکوریہ مامور ہو گئے چنانچہ تاحال اونکے اولاد در اولاد مامور وسرافراز ہین

ذکر چنداجی ماہ لقا بائی

ماہ لقا بائی جی صاحبہ نہایت حسین و صاحب سلیقہ وخوشنویس شاعرہ

علم موسیقی مین یکتائے روزگار تھے اور زمرہ ملازمان بادشاہ کے
صاحب نوبت و گھڑیال معہ جاگیر و سوار ان عہد مین حضرت مغفرت
ماب نظام علیخان آصفجاہ ثانی کے سرافراز و کامیاب تھے
اور سوائے ماہوار کے بوقت مجرا سرکار سے یکہزار روپیہ انعام
مقرر تھا۔ اور باہی جی صاحبہ موصوفہ سوائے راجہ راو رنبہاجیو
کے کسیکو دوست ولی و دلدار و زبردست جو المرذلیند نہین فرماتے
تھے۔ اور جیونت بہادر بھی سوائے ماہ لقا باہی کے دوسرے کو
رازدار و لی اپنا نہین جانتے تھے۔ اور سوائے سلوک مسلوک کے
تین ہزار روپیہ ماہوار دیا کرتے تھے۔ تاریخ گلزار آصفیہ صفحہ
(۶۳۸) مین مذکور ہے کہ بہ ہنگام سفر حضرت غفران منزل اسکندر جاہ
بہادر کے واسطے شادی کے آمادہور او دالی ستارہ بانا یعنی
شرف الامرا بہادر کے پونہ تشریف فرما ہوئے تھے اوسوقت
ماہلقا باہی صاحبہ بھی معہ طایفہ اور دس طایفے ساتھہ اپنے لیکے
ہمراہ رکاب حضرت ممدوح کے تھے۔ پس اعیان و اکابر پونہ نے
آرایش و پیرایش و حسن لباس و زر و جواہر و علم موسیقی پر

باہی جی صاحبہ کے نہایت حیرت زدہ تہے۔ اور ہرچند بہت کچہ انعام دئے مگر قبول نہین کئے۔ خبر ہے کہ یکروز مقام مذکور مجلس مین
نانا پہڑنویس کی باہی جی صاحبہ بہی تشریف رکہتے تہے چند سوداگران حضار
مجلس مذکور عرض کئے کہ اگر ہمارے گہوڑے سرکار خرید فرماوین تو
فی راس دو ہزار روپیہ ایسے جملہ جبہ راس کو بارہ ۱۲ ہزار روپیے ہوتے ہین
عنایت فرماوین ورنہ مرضی مبارک نانا پہڑنویس جواب دئے کہ
کہ فی راس یکہزار دو پانسو روپیہ حاضر ہے ورنہ مختار ہو۔
سوداگران مذکور نا امید چلا گئے پہنچے کر ناہ تقا باہی صاحبہ۔
سوداگرونکو طلب فرماکر اپنے قلمدان سے فرد سفید لیکر بدست خود
چہٹی بارا ۱۲ ہزار روپیہ کی بنام ساہوکار کے تحریر فرماکر سوداگرونکو
فرمائے کہ یہہ زر قیمت تمہارے گہوڑونکی ہی جاکر ساہو سے لیلوین
اور گہوڑونکو عقب مکان فرودگاہ میرے بندہا دیوین نانا پہڑنویس اور
سرداران عمدہ دریافت فرمائے کہ اہی باہی جی صاحبہ تمکو گہوڑونسے
کیا مطلب اور سروکار ہے جواب دئے کہ واسطے نذر اپنے مہاراج
راجہ جیونت بہادر کے لی ہون کیونکہ بہت شوق رکہتے ہین سب لوگ

حیرت پر بائی جی صاحبہ کے بچشم حیرت مثل نقش دیوار ہو گئے۔ اگرچہ بہت کچھ طوائف ورقاص پونہ وغیرہ مختلف مقامات کے موجود تھے مگر کوئی کسی چیز مین مقابلہ بائی جی صاحبہ موصوفہ کا نہین کئے خدا بخشی بائی جی صاحبہ ۱۲۳۶ھ مین انتقال فرماے ئے۔

تقریظ و تاریخ من تصنیف کمال الدین ابوالمکارم راقم محمد تقی صاحب

پوشیدہ مباد کہ مصنف تاریخ خاندان راجہ راو رنبہا تمام خاندانکے مایۂ تفاخر عالیجناب راجا اینشونت راو بہادر نے عبارت سلیس اردو مین اپنے خاندان کا حال مختصر طور پر بتحقیق وتصدیق لکہا ہے واقعی بہت اچہا خیال ہے میرے نزدیک اس سے بہتر کوئی خیال البقاء نام کے لیئے دنیا مین نہین ہوسکتا ہے کوئی ذریعہ تصنیف وتالیف سے بہتر شخص با استعداد کے لیئے نہین ہے۔ تصنیف وہ چیز ہے جس سے تا دورۂ آخر صفحۂ دہر پر مصنف کا نام رہتا ہے تاریخ وسیر دلچسپ کوئی علم نہین ہے جسکو خاص وعام برغبت تمام دیکہین اور انکے حالات لکہنے سے پہلے اپنے

آباواجداد کا حال لکھنا البتہ بہتر ہے اور جیسا کہ خود اپنے گھر کے حالات کو کوئی شخص
جانتا ہے شخص اجنبی کیا جانیگا اور کیا لکھیگا جو اطلاع کہ خود کو ہوتی ہے
دوسرے کو کیونکر ہوسکتی ہے بہرحال اگر ہمارے معزز معاصرین امرا و
امرازادگان نامی جو کہ فی الواقع عالی خاندان ہیں اور اونکے حالات
قابل ثبت ہیں ایسا خیال کریں اور لکھیں یا کسی شخص واقف سے
لکھوادیں تو ضرور پسندیدہ ہوگا اگرچہ اس محل پر بطور ترغیب و تشویق
ناظرین بہت کچھ لکھنا ممکن ہے مگر مختصر یہ ہے تازہ خیالات کے نوجوان فہمیدہ
اور سنجیدہ عالی ہمت لوگوں سے یقین ہے کہ ضرور میرے ہمزبان اور
ہم خیال ہونگے اور اس میرے آزادانہ رائے کو پسند فرمائینگے گو ہر شخص
کچھ حال اپنے خاندان کا جانتا ہے مگر رفتہ رفتہ جو کچھ کہ ذہن میں رہتا ہے
لوح دل سے محو ہوتا ہے زمانہ کے پیرایہ بدلنے سے کم کم نسیاً منسیاً
ہوجاتا ہے۔ کل علم لیس فی القرطاس ضاع بہرصورت کسی بھی حال کا
لکھنا اچھا ہے۔ مصنف کا ابقاء نام ہے ناظرین وقتاً فوقتاً اوسکے مطالعہ سے کامیاب ہوں
پس اس طرح کا خیال ہر عالی ہمت ذی استعداد کے شایان شان ہے خداوند عالم اس تاریخ کو حقیقی اعلیٰ درجہ

قطعہ تاریخ فارسی

نوشتہ چون ہمہ حالات اجداد	جناب راجہ ذیقدر و ذیشان
پئے نقی گفتا بدیہہ سال طبعش	رقم گشتہ عجب حال نیاکان
	سنہ ۱۳۱۱

ایضاً تاریخ اردو

لکھی راجہ صاحب نے تاریخ وہ	کہ ہر شاعر اسکا ثناگر ہوا
بدیہہ نقی سال فرخندہ فال	جبھی نیک تاریخ مین نے کہا
	سنہ ۱۳۱۱

تاریخ طبعزاد جناب راجہ سیتل پرشاد خرم صاحب

نسب نامہ لکھا ہے خوب ایسا راجہ نے	یہہ دریا دلی انکی ہے شجاعت کا یہہ معدن ہے
نسب نامہ کی تیاری کا خرم نے یہہ سال لکھا ہے	یہہ اجداد رہبا کی حسب نامہ کا گلشن ہے
	سنہ ۱۳۱۱

تاریخ طبعزاد عشاذکی محمد حسین علی صاحب فرزند محمد جعفر علی صاحب مرحوم

حال اجداد آپنے لکھا ہے خوب	راجہ صاحب کیا طبیعت تیز ہے

واقعی اسمین ہے قسم ہین سب صحیح	یادگار دہر دستاویز ہے
کیا شجاعت کیا سخاوت کیا بیان	ایک اک دلچسپ و بہجت خیز ہے
تا قیامت دہر مین ہے یادگار	واقعی تاریخ بھی کیا چیز ہے
دی صدا ہاتف نے مجھکو واہ وا	واہ یہہ تاریخ دل آویز ہے

۱۳۱۱ھ

تاریخ طبعزاد منشی میدل محمد افضل الدین صاحب

ارادہ کیا راجہ صاحب نے جب	کہ حالات اجداد لکھہ دیوین سب
ہوئی مجھکو فکر تاریخ تالیف	نرالا کیا سے یہہ تاریخ حسب

سالہ ۱۳۱۱ھ

تمت

بلا اجازت مصنف اس تاریخ کو کوئی صاحب طبع نفرماوین حق تصنیف محفوظ ہے فقط

اعلان

اس تاریخ کے خواہشمندون پر واضح ہو کہ تاریخ ہذا کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی واقع قریب بازار قریب عابد کمپنی کے تین بجے سی چہہ تا شام کی ہمدست ہو سکتی ہے

المشتہر

حسنو خان مہتمم مطبع دکھن پریس

صحت نامہ تاریخ نمبر ۱

صفحہ	سطر	غلط	صحت
۴	۱	ساقی	ساقیا
۱۰	۱	فی الحال	فی الفور
۱۷	۱۱		بہتی
۳۲	۸	وجوہات	وجہات
۳۸	۱	ایضاً	ایضاً